## سوال

(44) خانقاہ کے نام کا بکرا ذبح کرنا

## جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ہمارے علاقے میں ایک خانقاہ ہے۔ بعض لوگ اس خانقاہ کے پیر کے نام کا بکری کا بچہ چھوٹے ہیں اور جب بچہ سال بھر کا ہوجاتا ہے یا جب وہاں عرس ہوتا ہے تو چڑھاتے ہیں ۔ کیا خانقاہ کے نام کا چھوڑا ہوا کرا اگر بیمار ہوجائے تو اس کو ذبح کر کے مسلمان اس کا گوشت کھا سکتے ہیں۔ (عبدالغنی ٹیچرز ٹریننگ سکول جموں توی)

---

# الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

صورت مرقومہ میں بکرے کا گوشت کھانا حرام ہے۔ کیونکہ وَمَا أُهِلَّ بِهِ لِغَيْرِ اللَّهِ ۖ سورة البقرة ۱۷۳ کے حکم میں ہے۔

تشریح از علامہ عبید اللہ صاحب شیخ الحدیث مبارک پوری مدظلہ العالی

لغت میں اہلال کے معنی مطلق رفع صوت کے ہیں۔ یا مطلق نامزد کردینے کے کما لا یخفی علی من لہ ادنی ممارسة بکتب اللغة وموارد مادة ہذا اللفظ فی الحدیث والادب العربی پس آیت کے معنی یہ ہوئے۔ کہ اللہ نے اس جانور کو حرام کیا ہے۔ جو بہ نیت تقرب و تعظیم غیر اللہ کے لئے نامزد کردیا گیا ہو۔ یا اس چیز کو جو اللہ کے سوا اور کسی کے نام سے پکاری گئی ہو۔ اس تحقیق کی رو سے ثابت ہوا کہ جانور یا کسی چیز کی حرمت کی علت اور مناط غیر اللہ کے تقرب اور تعظیم کی نیت سے غیر اللہ کے نام پر اس جانور یا چیز کو نامزد کردیتا ہے۔ پس اگر ایسے جانور کو جس غیر اللہ کے تقرب اور تعظیم کے لئے نامزد کردیا گیا ہے۔ اس غیر اللہ کی تعظیم اور تقرب کی نیت دل میں رکھ کر زبح کیا جائے تو وہ حرام ہوگا۔ عند جمہور المحدثین والفقہا الحنفیہ۔ عام ازیں کہ وقت ذبح اللہ کا نام لیا جائے یا نہ بوقت ذبح بسم اللہ کہنے سے وہ حلال نہ ہوگا۔ جب کہ دل میں نیت غیر اللہ کے واسطے ذبح کرنے کی ہے۔ اس لئے کہ عوام ایسے جانور کو ذبح کرنے میں غیر اللہ کی تعظیم و تقرب کا قصد کرتے ہیں۔ اور محض عادتا و رسما بسم اللہ بھی پڑھتے ہیں۔ اور اعتبار نیت کا ہے نہ ظاہری الفاظ کا انما الاعمال بالنیات (مصباح صفحہ 9 جلد 1 نمبر 3)

حضرت مجدد الف ثانیؒ اور زمانہ حال کے اہل بدعت

بہت سے جائل نام کے مسلمان شہیدوں اور بزرگوں کے لئے مرغوں بکروں وغیرہ جانوروں کی نذریں مانتے ہیں۔ اور جب ان کے پورا کرنے کا وقت آتا ہے۔ توان جانوروں کوان

شہیدوں یا بزرگوں کی قبروں یا ان سے خصوصیت رکھنے والے کسی اور مقام پر لے جا کر ذبح کرتے ہیں۔ (میاں کبیر کی گائے۔ شیخ سدو کا بکرا۔ سید سالار شاہ مدار کا مرغا یہ سب اسی قبیل سے ہیں) علمائے اہل سنت اس فعل کو شرک کہتے ہیں۔ اور ہمارے زمانے کے اہل بدعت ''ایصال ثواب''کی تاویل سے اس سب خرافات کو ٹھیک درست اور ان ذبائع کو حلال وطیب ٹھراتے ہیں۔ اہل سنت اور اہل بدعت کا یہ بھی ایک مشہور نزاعی مسئلہ ہے۔

اب حضرت مجدد قدس سرہ کا فیصلہ اس بارے میں ملاحظہ فرمایئے۔

''اور بزرگوں کے لئے جو حیوانات (مرغوں بکروں وغیرہ) کی نزریں مانتے ہیں۔ اور پھر ان کو قبروں پر لے جا کر ذبح کرتے ہیں۔ تو فقہی روایات میں اس فعل کو بھی شرک کہتے ہیں۔ اور فقہاء نے اس باب میں پوری شدت سے کام لیا ہے۔ اور ان قربانیوں کو جنوں اور (دیوتاؤں اور دیویوں) قربانی کے قبیل سے ٹھرایا ہے۔ جو شرعا ممنوع اور شرک ہیں۔ حضرت مجدد کا یہ واحد فیصلہ ہے کہ جائل قبر پرست اور شہیدوں اور بزرگوں کی نظر کے طور پر جو جانوروں کی قربانی کرتے ہیں۔ وہ داخل شرک ہیں۔ نیز حضرت قدس سرہ کی اس تصریح سے یہ بھی معلوم ہوگیا کہ روایات فقیہ میں بھی اس کو شرک ہی قرار دیا گیا ہے او فقہاء کے نزدیک اس کی حیثیت ذبائع جن ہی کی سی ہے یعنی ان جانوروں کی سی جن کی قربانی دیوں دیویوں یا پریوں کے لئے کی جاتی ہے۔

''لاالہ الا اللہ وحدہ لاشریک لہ''

پیروں اور بیبیوں کا روزہ اور ایام معینہ میں خاص طریقوں اور مخصوصکھانوں کے ساتھ بزرگوں کی فاتحہ کا بہت سے مقامات پر جاہل عورتوں میں اب بھی رواج ہے۔ کہ وہ اپنی حاجتوں کے لئے خاص خاص دنوں میں پیروں شہیدوں اور بعض بیبیوں مثلا بی بی فاطمہ (رضی اللہ عنہا) کے نام کے روزے رکھتی ہیں۔ اور ان کو اپنی حاجت براری کا ذریعہ سمجھتی ہیں۔ علماء اہل سنت کے نزدیک یہ بھی داخل شرک ہے۔ اور اہل بدعت اس میں بھی ایصال ثواب کا وہی فرسودہ حیلہ نکال کر اس کو بھی جائز بلکہ مستحسن گرانتے ہیں۔ حضرت مجدد اس بارہ میں بھی صاف ارقام فرماتے ہیں۔

''اور شرک کے ہی قبیلوں میں سے عورتوں کے وہ روزے جو وہ پیروں اور بیبیوں کے نیت سے رکھتی ہیں ان میں سے اکثر کے تو نام بھی خود انہی کے تراشے ہوئے ہیں۔ اور انہی خود ساختہ ناموں پر وہ روزے رکھتی ہیں۔ اور ہر روزے کے افطار کے لئے انھوں نے مختلف طریقے مقرر کیے ہیں۔ اور ان روزوں کے دن بھی الگ الگ مقرر ہیں۔ یہ بدبخت اور جائل عورتیں اپنی حاجتوں کو ان درزوں سے وابستہ کرتی ہیں۔ اور ان ہی روزوں کے وسیلہ سے اپنی مرادیں ان پیروں یا بیبیوںسے مانگتی ہیں۔ اور ان کی حاجت روائی کا اعتقاد رکھتی ہیں۔ اور یہ بلاشک شرک فی العبادت اور غیر اللہ کی عبادت کے زریعے اسی خیر سے اپنی مرادیں چاہتا ہے۔ اسی مشرکانہ فعل کی شناخت وخرابی اچھی طرح سمجھ لینی چاہیے۔ اور وہ جو بعض عورتیں اس کے جواب میں یہ تاویل کرتی ہیں۔ کہ ہم یہ روزے اللہ کے واسطے رکھتے ہیں اور ان کا ثواب پیروں کا بخشتے ہیں۔ سو محض یہ ان کا حیلہ ہے۔ ورنہ اگر وہ اس بات میں سچی ہوتیں۔ تو ان روزوں کے لئے خاص دن کا ہی تعین کیوں ہوتا۔ اور پھر افطار میں خاص قسم کے کھانوں اور خاص طریقوں کے اہتمام کے کیا معنی؟'' (مکتوب 41 دفتر سوم ص70)

حضرت مجدد کے ارشاد گرامی سے ایک طرف تو پیروں اور بیبیوں کے نام کے روزوں کا شرک ہونا معلوم ہوا۔ اور دوسری طرف یہ اصول بھی صاف ہوگیا۔ کہ اگر کسی بزرگ کو صرف ایصال ثواب مقصود ہو تو پھر دن تاریخ کے تعین اور کسی مخصوص ہی کھانے کے اہتمام اور کسی خاص ہی طریقے کے التزام کے کوئی معنی نہیں۔ اور جو جاہل لوگ بزرگوں کی فاتحہ میں یہ سارے التزامات واہتمامات کرتے ہیں۔ وہ درحقیقت کسی مخفی اعتقادی خرابی اور مشرکانہ قسم کی کسی توہم پرستی میں بتلا ہیں۔ اور ایصال ثواب کی آڑ وہ صرف حیلے کے لئے دیتے ہیں۔

یہی ہے وہ زریں اصول جس کی بناء پر علماء اہل سنت مروجہ گیارہویں۔ بارہویں۔ بی بی کی صحنک شیخ عبد الحق کے توشہ سہمنی شاہ بو علی قلندر کو سختی سے ناجائز کہتے ہیں اور اس بارہ میں غیر معمولی شدت برتتے ہیں۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

[فتاویٰ ثنائیہ امر تسری](#)

جلد 01 ص 182

محدث فتویٰ